فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہار شنبہ
فی پرچہ دس پیسے
خطبہ نمبر ۴۴
۸ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ ″

جلد ۵۱/۱۶ | ۷ نبوت ۱۳۴۱ ہش | ۷ نومبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۵۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۶ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل بھی حضور کو ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ الحمد للہ کہ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا

اخیار اور ابرار کا نام ابد الآباد تک زندہ رہتا ہے

"یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا چنانچہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ اخیار اور ابرار کا نام ابد الآباد تک زندہ رہتا ہے۔ گزشتہ زمانہ کے بادشاہوں یہاں تک کہ قیصر و کسریٰ کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ برخلاف اس کے خدا تعالیٰ کے راستبازوں اور برگزیدوں کی دنیا مداح ہے۔ دیکھو ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کس قدر عظمت دنیا میں قائم ہے۔ ۹۴ کروڑ مسلمان آپ کے نام لینے والے موجود ہیں۔ جو ہر وقت آپ پر درود پڑھتے ہیں۔ کیا کوئی قیصر و کسریٰ پر بھی درود پڑھتا ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کس قدر عظمت ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ نادانوں نے اپنی جہالت اور کم مائیگی کی وجہ سے ان کو خدا بنا رکھا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ رسولوں کا طبقہ مصائب اٹھا کر دنیا سے گزر گیا۔ مگر ان کا خدا کے لئے دنیا کے عیش و آرام چھوڑ کر طرح طرح کے آلام و مصائب کے بار کو اٹھا لینا ان کی عظمت کا باعث ہو گیا۔ خدا کے محبوبوں کو تکالیف آتی ہیں۔ ان کی تکالیف میں ایک لطیف سِر ہوتا ہے۔ ان پر اس لئے سب سے زیادہ تکالیف اور مصائب نہیں آتی ہیں کہ تباہ ہو جائیں بلکہ اس لئے کہ تا زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں۔ دیکھو دنیا میں ہر جوہر قابل کے لئے خدا نے یہی قانون ٹھہرایا ہے کہ اول وہ صدمات کا تختۂ مشق بنایا جاتا ہے۔ کسان زمین میں ہل چلا کر اس کا جگر پھاڑتا ہے اور اس مٹی کو باریک کرتا ہے یہاں تک کہ ہوا کے جھونکے اسے ادھر ادھر اڑائے لئے پھرتے ہیں۔ نادان خیال کرے گا کہ زمیندار نے بڑی غلطی کی جو اچھی بھلی زمین کو خراب کر دیا۔ مگر عقلمند خوب سمجھتا ہے کہ جب تک زمین کو اس درجہ تک نہ پہنچایا جاوے وہ پھل پھول پیدا کرنے کی قابلیت کے جوہر نہیں دکھا سکتی اسی طرح اس زمین میں بیج ڈال دیا جاتا ہے جو خاک میں ملکر بالکل مٹی کے قریب قریب ہو جاتا ہے لیکن کیا وہ دانے اس لئے مٹی میں ڈالے جاتے ہیں کہ زمیندار ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے؟ نہیں نہیں وہ دانے اس کی نگاہ میں بہت ہی بیش قیمت ہیں۔ اس کی غرض ان کو مٹی میں گرانے سے صرف یہ ہے کہ وہ پھلیں اور پھولیں اور ایک ایک کی بجائے ہزار ہزار ہو کر نکلیں ...... یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن نہ اس لئے کہ غرق کئے جاویں بلکہ اس لئے کہ ان موتیوں کے وارث ہوں جو دریائے وحدت کی تہ میں ہیں۔"

(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۱ء)

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی علالت اور درخواست دعا

ربوہ ۶ نومبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ گزشتہ رات ٹمپریچر ۱۰۳ تھا۔ اس وقت بھی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ شافی مطلق اپنے فضل اور رحم سے محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ نومبر۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بعارضہ سوزش بول بیمار ہیں۔ احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ چک ۹ پنیار کا تربیتی جلسہ

حافظ عبد الرشید صاحب نے اطلاع دی ہے کہ چک ۹ پنیار ضلع سرگودہا میں ۱۰، ۱۱ نومبر کو تربیتی جلسہ ہوگا۔ ارد گرد کے دوست کثرت سے شامل ہوں۔ جلسہ ۱۰ نومبر کی شام کو شروع ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک اہم خطاب

ملک میں اسلامی آئین نافذ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان پہلے اپنے نفس پر اسلامی احکام کو جاری کرنے کی کوشش کرے

اس وقت پاکستان ایسے حالات میں سے گذر رہا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے تمام اختلافات فراموش کر دینے چاہئیں

فرمودہ ۱۴؍ جون ۱۹۴۸ء - بمقام کوئٹہ

(قسط نمبر ۲)

پہلی قسط کے لئے ملاحظہ فرمائیں الفضل مورخہ ۲۲؍ اکتوبر ۱۹۶۲ء

فرمایا

تاریخ کے طالب علم

اس بات کو جانتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں ہر حکومت مذہبی کہلاتی تھی یا اگر مذہبی نہیں تو نیم مذہبی ضرور کہلاتی تھی۔ اگر ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اسلامی حکومت قائم کریں گے تو ضرور ہے اس کا ردِ عمل پیدا ہو اور ہمارا مدمقابل یہ کہنے لگ جائے کہ ہم ہندو حکومت قائم کریں گے۔ اس زمانہ میں جو حکومتیں قائم ہیں یہ بھی ہیں تو مذہبی۔ یہ نہیں کہ لوگوں نے مذہب چھوڑ دیا ہے مگر اب دنیا نے پرانے طریق کو چھوڑ کر یہ نیا طریق حکومت اختیار کر لیا ہے کہ وہ کہتے ہیں ہماری حکومت آزاد ہو گی اور اس میں کسی مذہب کی خاص طور پر تائید نہیں کی جائے گی مگر اس رنگ میں ہم بھی قانون بنا دیں اور اعلان کر دیں کہ ہم قرآن کریم اور اسلام کی حکومت تو قائم کریں گے مگر ہندوؤں اور عیسائیوں اور دوسرے غیر مذاہب والوں کو مجبور نہیں کریں گے کہ وہ بھی ان احکام پر عمل کریں تو یقیناً

ہم ایک ایسی حکومت قائم کریں گے

جو عدل و انصاف کے آئین پر مبنی ہو گی اور جس میں ہر مذہب کے حقوق پوری طرح محفوظ ہوں گے اور یہی اصل اسلامی تعلیم ہے۔ آخر اسلام کی یہ کہاں تعلیم ہے کہ ایک ہندو کو بھی اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے مجبور کیا جائے یا ایک عیسائی کو بھی اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے مجبور کیا جائے۔ اسلام ہر غیر مذہب کے پیرو کو اپنے مذہبی احکام کی بجا آوری میں کامل آزادی عطا کرتا ہے لیکن اگر غیر مذاہب والوں سے مسلمان یہ کہیں کہ ہم تم سے اپنی بات منوائیں گے تمہاری بات نہیں سنیں گے تو نہ صرف یہ کہ ہمارا اب کہنا اسلام کے خلاف ہو گا بلکہ

اس کا ردِ عمل یہ پیدا ہو گا

کہ انڈین یونین اس بات پر زور دینے لگ جائیں گی کہ ہم ویدوں کی حکومت ہندوستان میں قائم کریں گے اور وہ بھی مسلمانوں سے یہ کہنے لگ جائے گی کہ ہم تم سے اپنی بات منوائیں گے تمہاری نہیں سنیں گے حالانکہ جب ہم کہتے ہیں کہ ہم قرآن کریم کی حکومت دنیا میں قائم کریں گے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ ہر غیر مذہب کے پیرو کو کامل آزادی حاصل ہو گی اُسے مجبور کر کے اسلامی احکام پر عمل نہیں کرایا جائے گا چنانچہ قرآن کریم نے واضح الفاظ میں یہ فرمایا ہے کہ یہودی اپنی تعلیم پر عمل کریں۔ اور عیسائی اپنی تعلیم پر عمل کریں۔

اس اصولی حکم کی روشنی میں

اگر یہ کہا جائے کہ پاکستان گورنمنٹ میں ہر مسلمان کو قرآن کریم کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنی پڑے گی اور اس پر انہی احکام کا نفاذ ہو گا جو قرآن کریم نے بتائے ہیں۔ عیسائی اگر چاہتے ہیں کہ بائیبل پر عمل کریں یا ہندو اگر چاہتے ہیں کہ ویدوں پر عمل کریں تو بے شک کریں انہیں اس میں کامل آزادی ہو گی تو کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اپنے مذہب کو ہم پر زبردستی ٹھونسا جاتا ہے۔ یہ قرآن کریم کا ایک ایسا امتیازی وصف ہے جو اس کی فضیلت کو نہایت واضح طور پر ظاہر کرتا ہے مگر افسوس ہے کہ خلافتِ راشدہ کے بعد لوگوں نے اس مسئلہ کو پوری طرح سمجھا نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام ڈیموکریٹک اصول اسلام نے ہی دنیا میں قائم کئے ہیں مگر جب مسلمانوں میں تفرقہ و انشقاق پیدا ہو گیا اور

خلافتِ راشدہ کی برکات

سے وہ محروم ہو گئے تو نظام خلافت کو قائم رکھنے کی بجائے وہ ملوکیت کی طرف مائل ہو گئے مگر اس لئے نہیں کہ ان کے اندر ایمان نہیں تھا یا وہ سمجھتے تھے کہ اسلام ملوکیت کے خلاف تعلیم دیتا ہے مگر پھر بھی وہ اس کو جاری رکھنے پر مصر تھے بلکہ اس لئے کہ وہ دلی یقین کے ساتھ اس امر پر قائم تھے کہ قرآن کریم یہی کہتا ہے کہ بادشاہت قائم کی جائے۔ بے شک ہم کہیں گے کہ وہ اس نظریہ میں غلطی پر تھے مگر وہ سمجھتے یہی تھے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں اسلام کی تعلیم اسی کے حق میں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی زمانہ اس قسم کا تھا کہ لوگ ڈیموکریٹک رول کو سمجھ ہی نہیں سکتے تھے۔ خلفاء اربعہ تک تو یہ نظام قائم رہا مگر اسکے بعد چونکہ وہ لوگ کم ہو گئے جنہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے براہ راست فیض حاصل کیا تھا اور نورِ نبوت سے بُعد ہو گیا اس لئے انہوں نے نظام خلافت کے متعلق یہ سمجھ لیا کہ وہ میتھڈ آف ریپریزنٹیشن (Method of Representation) تھا جو اتفاقی طور پر قائم ہو گیا اور باوجود اس کے کہ وہ ایماندار تھے انہوں نے

اسلامی نظام خلافت کو بدل دیا

کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں یہ اسلام کے عین مطابق ہے۔ آہستہ آہستہ جب خیالات ترقی پذیر ہوئے اور مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں تو انہیں محسوس ہوا کہ ہمارے ہاں تو یہ احکام پہلے سے موجود ہیں ہم اگر ڈیماکریسی اختیار کرتے ہیں تو ہم یورپ کی نقل نہیں کرتے بلکہ اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کرتے ہیں مثلاً آزادئ مذہب کو ہی لے لو باوجود اس کے کہ اس زمانہ میں لوگوں نے ڈیماکریسی کو نہیں سمجھا پھر بھی اس زمانہ میں یہودیوں سے یہودی مذہب پر اور عیسائیوں سے عیسائی مذہب پر ہی عمل کرایا جاتا تھا۔ یہ نہیں تھا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو زبردستی اسلام کے احکام پر عمل کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا۔ یہی کام حضرت ابوبکرؓ نے کیا۔ یہی کام حضرت عمرؓ نے کیا۔ یہی کام حضرت عثمانؓ نے کیا۔ یہی کام حضرت علیؓ نے کیا۔ اس کے بعد بے شک مسلمانوں میں بغاوت ہوئی اور ان کا

آپس کا تفرقہ اور انشقاق

بڑھتا چلا گیا مگر یہ کبھی نہیں ہوا کہ انہوں نے اس اصل کو ترک کر دیا ہو۔ بنو امیہ آئے تو انہوں نے بھی اسی پر عمل کیا۔ بنو عباس آئے تو انہوں نے بھی اسی پر عمل کیا۔ سلجوقی آئے تو انہوں نے بھی اسی پر عمل کیا۔ فاطمی آئے تو انہوں نے بھی اسی پر عمل کیا۔ ترک آئے تو انہوں نے بھی اسی پر عمل کیا اور وہ اسلامی تعلیم کے مطابق یہودیوں اور عیسائیوں اور دیگر تمام مذاہب کے پیروؤں کو ہمیشہ کامل آزادی دیتے رہے اور ان کے حقوق تسلیم کرتے رہے جب اسلام کمزور ہو گیا تو یوروپین قوموں نے اسی چیز کو کیپیچولیشنز (Capitulation) کے نام سے اسلام پر حملہ کا ایک ذریعہ بنا لیا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ

یہ پولیٹیکل حقوق تھے

جو ہم نے اپنے زورِ بازو سے

مسلمانوں سے حاصل کئے تھے۔ مسلمانوں نے ہم پر کوئی احسان نہیں کیا تھا۔ مسلمانوں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ ہمارے سینے آنا کافی ہے۔ کہ ہم اسلام کی اس تعلیم پر عمل کرتے ہیں حالانکہ اگر اپنے ملک میں وہ غیر مذاہب والوں کو اس لئے آزادی دے رہے تھے کہ اسلام نے اس آزادی کا حکم دیا تھا تو انہیں چاہیئے تھا کہ وہ دوسری قوموں سے بھی کہتے کہ ہمارے قرآن نے جب تمہیں مذہبی آزادی دی ہے اور ہم پولٹیکل حقوق کی بناء پر نہیں بلکہ

اسلام کے ایک حکم کی تعمیل میں

تمہیں آزادی دیتے ہیں تو تمہارے ماتحت جو مسلمان آباد ہیں۔ تم بھی ان کو آزادی دو اور ان کے حقوق کا خیال کرو۔ مگر چونکہ اس پر زور نہ دیا گیا اسلئے دشمن نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ ہمارے پولٹیکل رائٹ تھے جو مسلمانوں نے تسلیم کر لئے تھے۔ حالانکہ وہ پولٹیکل رائٹ نہیں تھے۔ بلکہ اسلامی تعلیم کے ماتحت رحم دلی اور محبت کا ایک سلوک تھا۔ جو ان سے کیا گیا تھا۔

غرض

غیر مذاہب کے متعلق

یہ تعلیم ایسی ہے جس پر تیرہ سو سال سے عمل ہوتا چلا آیا ہے۔ اگر آج بھی ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں سے یہ کہا جائے کہ پاکستان میں مسلمانوں کے لئے تو قرآن کریم اور سنت کے مطابق قانون بنائے جائیں گے لیکن اگر عیسائی چاہیں کہ انجیل کے مطابق ان کے قانون ہوں یا ہندو چاہیں کہ ویدوں کے مطابق ان کے قانون ہوں یا انجیل اور تورات اور ویدوں کی بجائے کوئی اور قانون اپنے لئے پسند کر لیں تو اس میں انہیں آزادی ہوگی اور حکومت اپنے مذہبی قوانین ان پر ٹھونسنے کی کوشش نہیں کرے گی۔ تو یقیناً ہم نہ صرف وہ بات پیش کریں گے جو اسلام کا عین منشاء ہے۔ اور جس پر تیرہ سو سال سے عمل ہوتا چلا آیا ہے بلکہ

اس کا نتیجہ یہ ہوگا

کہ وہ مسلمان جو انڈین یونین میں بس رہے ہیں۔ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ باقی رہے پاکستان کے مسلمان سو یہ تو واضح بات ہے کہ جب ننانوے فیصدی مسلمان ممبر ہوں گے تو ان کی جو رائے ہوگی بہرحال قرآن کریم کے مطابق ہی ہوگی۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک مسلمان یہ رائے دے کہ ویدوں کی فلاں بات پر عمل ہونا چاہیئے یا تورات کی فلاں بات پر عمل ہونا چاہیئے۔ بہرحال وہ اسلامی قانون کے حق میں رائے دے گا۔

اور اس طرح بغیر کسی خطرہ کے پاکستان میں مسلمانوں کے لئے جو بھی قانون بنے گا۔ وہ قرآن کریم اور سنت کے مطابق ہوگا۔ لیکن یہ کہنا کہ ہم لٹھ کے زور سے اسلامی حکومت قائم کریں گے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس کی اسلام تعلیم نہیں دیتا۔ پس سب سے پہلی بات جو میں آپ لوگوں کی خدمت میں کہنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم سطحی باتوں کی طرف جائیں ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ

ہر مسلمان سچا مسلمان بن جائے

اور ہر مسلمان قرآن کریم پر عمل کرنے لگے۔ اگر ہم اصولی نکتہ کو نظر انداز کر دیں گے۔ تو یقیناً اسلامی حکومت کے قیام میں ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ مثلاً مسلمانوں میں اس وقت سینما کا عام رواج ہے۔ اور وہ سینما دیکھنا کوئی معیوب بات نہیں سمجھتے۔ اس کے مقابلہ میں جب اسلامی تعلیم کو دیکھا جائے تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد و عورت کے اختلاط کو منع کیا ہے۔ مگر سینما سارے کے سارے مرد و عورت کے اختلاط کا ہی نتیجہ ہوتے ہیں۔ اگر وہ اختلاط نہیں کریں گے۔ اگر وہ ملکر ناچیں گے نہیں تو فلم بن ہی کس طرح سکے گی۔ فلم اسی طرح بنتی ہے کہ مرد بھی ناچتے ہیں۔ اور عورتیں بھی ناچتی ہیں۔ گویا سینما کی فلم نہیں بن سکتی۔ جب تک مرد اور عورت اکٹھے نہ ہوں۔ لیکن اگر سینما کے خلاف ہم آواز اٹھائی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ آئین اسلام کا شور مچانے والے سب سے پہلے اس کی مخالفت پر اتر آئیں۔

میں جب حج کے لئے گیا

تو جہاز میں میرے ساتھ تین بیرسٹر بھی سفر کر رہے تھے۔ ان میں سے ایک ہندو تھا اور دو مسلمان مگر مسلمان بیرسٹر بھی آزاد خیال واقعہ

ہوئے تھے۔ اور وہ اسلام کے متعلق مختلف اعتراضات کرتے رہتے تھے جن کا میں جواب دیتا۔ ان کے ساتھ ہی ایک مسلمان لڑکا بھی تھا جس کی عمر ۱۲ سال کی ہوگی میں نے دیکھا کہ جب بھی وہ اسلام پر کوئی اعتراض کرتے لڑکا رو پڑتا اور کہتا کہ تم اسلام پر کیوں اعتراض کرتے ہو۔ میں نے ایک دفعہ ان سے کہا کہ تم سے تو یہ لڑکا ہی اچھا ہے۔ تم اتنے بڑے ہو کر اسلام پر اعتراض کرتے ہو۔ اور اس کی یہ حالت ہے کہ اسلام پر اعتراض ہو تو رو پڑتا ہے وہ کہنے لگے آپ اس کی ظاہری نیکی پر نہ جائیں۔ ہم ابھی

اس کے مذہب کی حقیقت

آپ پر کھول دیتے ہیں۔ یہ کہنے کے بعد انہوں نے اس لڑکے کو بلایا۔ اور کہا اب تم انگلستان جا رہے ہو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ وہاں تمہیں جھٹکے کا گوشت ملے گا۔ حلال گوشت نہیں ملے گا۔ اس لئے انگلستان میں تمہیں بہرحال گوشت کھانا چھوڑنا پڑے گا۔ یہ سنکر وہ بے اختیار کہنے لگا۔ میں تو گوشت چھوڑ نہیں سکتا۔ انہوں نے کہا دیکھ لیجئے۔ آپ کہتے تھے۔ اسے مذہب کا بڑا احساس ہے۔ کیا مذہب کا ایسا ہی احساس ہوا کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بیسیوں باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق اگر قانون جاری کر دیا جائے اور لوگوں کے دلوں میں اسلام نہ ہو تو قانون کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا لیکن اگر دلوں میں اسلام ہو۔ تو آپ ہی آپ اسلامی آئین نافذ ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس اسلام کو دلوں میں قائم کرنا

ہمارا سب سے پہلا اور اہم فرض

ہونا چاہیئے۔ یہ لازمی بات ہے کہ اگر فرد مسلمان ہوگا تو ایسے افراد کا مجموعہ بھی اسلامی ہی ہوگا لیکن اگر فرد مسلمان نہیں ہوگا۔ تو ان کا مجموعی

نظام بھی اسلامی نہیں ہوگا۔ کچی اینٹوں سے جو عمارت تعمیر کی جائے وہ بھی پکی نہیں ہو سکتی وہ اینٹیں الگ الگ ہوں گی تب بھی کچی ہوں گی ان اینٹوں کی عمارت بنے گی تب بھی کچی ہوگی اور وہ اینٹیں ٹکڑے ٹکڑے ہونگی تب بھی کچی ہونگی۔ یہ نہیں ہوگا کہ عمارت تو کچی اینٹوں کی بنائی جائے۔ مگر جب وہ مکمل ہو تو بجائے کچی اینٹوں کے پتھروں کی عمارت بن جائے اسی طرح فرد مسلمان ہوگا۔ تو ان کا مجموعی نظام حکومت بھی اسلامی ہوگا۔ لیکن اگر فرد مسلمان نہیں ہوگا تو حکومت بھی اسلامی نہیں بن سکتی۔ اگر

کچی اینٹوں کی عمارت

بنانے کے بعد یہ ممکن ہے کہ مکمل ہو کر پکی عمارت بن جائے تو بے شک یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسلمان فرد تو غیر اسلامی ہو۔ اور حکومت اسلامی ہو۔ لیکن اگر کچی اینٹوں کی عمارت پکی نہیں ہو سکتی۔ تو ایسے افراد کے ذریعہ جو خود اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے تیار نہ ہوں ایک اسلامی حکومت کس طرح قائم ہو سکتی ہے بہرحال اینٹ کے مطابق عمارت ہوگی۔ جیسی اینٹ ہوگی ویسی ہی عمارت ہوگی۔

اس کے علاوہ

ایک اور بات

جس کی طرف میں دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دنیا میں بے شک اختلاف بھی ہوتا ہے۔ مگر کچھ مواقع ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن میں اختلافات کو بالائے طاق رکھ دیا جاتا ہے۔ مرغیوں کو دیکھ لو۔ چیل آتی ہے تو وہ اپنے بچوں کو اپنے پروں کے نیچے اکٹھا کر لیتی ہے۔ کتے آپس میں لڑ رہے ہوتے ہیں مگر جب کوئی شخص ڈنڈا لیکر آجائے تو وہ اپنی لڑائی فوراً بھول جاتے ہیں۔ جب جانور اپنے اندر اتنی عقل رکھتے ہیں کہ مصیبت کے وقت وہ آپس کی لڑائی اور اختلافات کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ تو انسان کو تو بہرحال ان سے زیادہ بہتر نمونہ دکھانا چاہیئے۔

حضرت علیؓ اور معاویہؓ

جب آپس میں لڑ رہے تھے تو روم کے بادشاہ نے ارادہ کیا کہ وہ اس اختلاف سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلمانوں پر حملہ کر دے اور ان کی رہی سہی طاقت کو بھی توڑ دے جب اس نے اپنے اس ارادہ کا اظہار کیا۔ تو اس کے جرنیل نے اسے کہا کہ آپ نے اگر حملہ کیا تو آپ غلطی کریں گے۔ یہ صحیح ہے کہ علیؓ اور معاویہؓ آپس میں لڑ رہے ہیں۔ مگر آپ کے مقابلہ میں وہ فوراً متحد ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

مورخہ ۲۶-۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس مقدس جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

چڑیا گھر سے شیر منگوایا اور دو کتے بھی منگوائے اس کے بعد اس نے دونوں کتوں کے آگے گوشت ڈال دیا وہ دونوں آپس میں لڑنے لگ گئے وہ لڑ ہی رہے تھے کہ اس نے پنجرہ میں سے شیر چھوڑ دیا۔ کتوں نے جب دیکھا کہ شیر ہم پر حملہ آور ہوا ہے تو وہ دونوں آپس کی لڑائی کو چھوڑ کر شیر کا مقابلہ کرنے لگ گئے۔ اس جرنیل نے کہا یہی حال مسلمانوں کا ہے وہ آپس میں بے شک لڑ رہے ہیں مگر آپ کے مقابلہ میں انہوں نے اکٹھے ہو جانا ہے وہ جرنیل آخر دشمن تھا اور اس نے گندی مثال ہی دینی تھی مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ کتوں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ خطرہ کے وقت آپس کی لڑائی کو بھول کر دشمن کے مقابلہ میں متحد ہو جاتے ہیں چنانچہ اس جرنیل نے جو بات کہی تھی ویسا ہی ہوا۔ حضرت معاویہ کو جب پتہ لگا کہ روم کا بادشاہ حملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس نے اپنے سفیر کے ذریعہ بادشاہ کو ایک خط بھجوایا اور اس میں لکھا کہ بے شک حضرت علیؓ اور میں دونوں آپس میں لڑ رہے ہیں مگر ہماری باہمی لڑائی سے آپ کو

کوئی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے

اگر آپ نے اس طرف رُخ کیا تو سب سے پہلا جرنیل جو حضرت علیؓ کی طرف سے آپ کے مقابلہ کے لئے نکلے گا وہ میں ہوں گا۔ گویا انہوں نے اعلان کیا کہ میں اسی وقت اپنی بادشاہت کا دعوےٰ چھوڑ دوں گا اور حضرت علیؓ کے ماتحت ہو کر تمہارے مقابلہ کے لئے نکل کھڑا ہونگا نتیجہ یہ ہوا کہ روم کے بادشاہ نے مسلمانوں پر چڑھائی کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ پس اختلافات بے شک ہوتے ہیں۔ خاوند اور بیوی میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ باپ اور بیٹے میں بھی اختلاف ہوتا ہے مگر یہ اختلافات ایک حد تک ہوتے ہیں۔ اِس وقت پاکستان ایسے حالات میں سے گذر رہا ہے کہ ہم کو اپنے وہ تمام اختلافات جو قومی شیرازہ کو بکھیرنے کا موجب ہو سکتے ہیں قطعی طور پر فراموش کر دینے چاہئیں۔ مذہبی امور میں اگر ہمارا آپس میں اختلافات ہو تو یہ بالکل اور چیز ہے اور

قومی اتحاد اور چیز ہے

ہمیں اِس وقت اپنے تمام اختلافات کو بھلا کر دنیا پر یہ واضح کر دینا چاہیئے کہ مسلمان خواہ کسی قوم اور کسی فرقہ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ رئیس ہو یا فقیر۔ مزدور ہو یا سرمایہ دار دشمن کے مقابلہ میں ایک اور قطعی طور پر ایک ہے۔ اگر پاکستان کی طرف کسی نے نظر بد اٹھائی تو ہمارا ہر مرد، ہر عورت، ہر بچہ اور ہر بوڑھا اپنے آپ کو قربان کر دے گا مگر وہ اپنی آزادی کھونے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوگا۔ اگر دنیا پر ہم اپنے اِس عزم کو واضح کر دیں تو میرے نزدیک نوّے فیصدی اس بات کا امکان ہے کہ اگر کوئی پاکستان پر حملہ کرنے کی خواہش بھی رکھتا ہے تو نہیں کرے گا۔ مسلمانوں میں بے شک اور کئی قسم کی کمزوریاں پائی جاتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ مسلمان ابھی جان دینے سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا بعض دوسری قومیں ڈرتی ہیں اور یہ سیدھی بات ہے کہ اگر لاکھوں کروڑوں کی قوم مرنے کے لئے تیار ہو جائے تو اس قوم کو کوئی مار نہیں سکتا۔ آج ہی ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ

مسلمانوں کی موجودہ حالت

کو دیکھتے ہوئے کیا سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا اِس میں میرے سمجھنے کا سوال نہیں۔ اگر مسلمان بحیثیت قوم یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم مر جائیں گے تو یقیناً انہیں مارنے کی کوئی قوم طاقت نہیں رکھتی۔ دینی لحاظ سے بھی یہ ناممکن بات ہے اور دنیوی لحاظ سے بھی ناممکن ہے۔ پس اگر ہماری زبانوں پر خالی نعرے نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ ہم واقعہ میں آزادی کے خواہشمند تھے اور آزادی کی قدر و قیمت کو سمجھتے تھے تو آزادی کی چھوٹی سے چھوٹی قیمت جان دینا ہوتی ہے۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں جان دینا سب سے بڑی قربانی ہے۔ جان دینا سب سے بڑی نہیں بلکہ سب سے چھوٹی قربانی ہے۔ اگر مسلمان اپنے اختلافات کو دور کر کے

پاکستان کے لئے جان دینے کو تیار ہو جائیں

تو میں یقین رکھتا ہوں اور میرا یقین ایک طرف تاریخ پر مبنی ہے جس کا میں نے کافی مطالعہ کیا ہوا ہے اور دوسری طرف قرآن پر مبنی ہے جو میرا خاص مضمون ہے اور اس لحاظ سے اِس میں بہت غلطی کا بھی امکان نہیں کہ اگر مسلمان واقعہ میں مرنے کے لئے تیار ہو جائیں تو میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ پاکستان ایک دائمی حکومت بن جائے گی مگر میں یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ جیسے اور زبردست حکومتیں ایک لمبے عرصہ تک دنیا پر حکومت کرتی چلی جاتی ہیں۔ اسی طرح پاکستان کے افراد اپنی اولادوں کے لئے ایک لمبا اور شاندار مستقبل قائم کر دیں گے۔

انصار اللہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

اجلاس پنجم منعقدہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء

اجتماع کا اجلاس پنجم ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد جو جمع کر کے ادا کی گئیں اڑھائی بجے بعد دوپہر محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور کی صدارت میں شروع ہوا آغاز کار مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے قرآن پاک کی تلاوت کی بعد ازاں کوئٹہ کے محمد نصیب صاحب عارف نے درثمین (اردو) میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

درس حدیث

ازاں بعد مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے حدیث شریف کا درس دیا۔ آپ نے اخلاق فاضلہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے بعض ارشادات بیان کر کے ان کی لطیف تشریح بیان کی۔ آپ نے احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں واضح کیا کہ (۱) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں (۲) جس شخص میں امانت نہیں۔ اس میں ایمان نہیں (۳) اس شخص کا دین، دین نہیں ہے جو اپنے عہد کی پابندی نہیں کرتا۔ آپ نے اس حدیث کی بھی تشریح بیان کی کہ اسلام کا آغاز غربت کی حالت میں ہوا ہے اور وہ پھر اسی غربت کی طرف عود کرے گا۔ پس خوشخبری ہو غرباء کے لئے۔

درس کتب حضرت مسیح موعودؑ

درس حدیث کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ مقیم کراچی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیا آپ نے ملفوظات میں سے وہ نہایت ایمان افروز حصہ پڑھ کر سنایا جس میں حضور علیہ السلام نے وقف زندگی کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ آپ نے واضح کیا کہ اسلام کی خاطر زندگیاں وقف کرنے کی تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں ہے حضور علیہ السلام نے اسے اپنی جماعت کے لئے وصیت کے رنگ میں پیش کیا ہے۔ سو گویا یہ محض ایک تحریک نہیں بلکہ حضور علیہ السلام کی وصیت ہے کہ آپ کی جماعت میں ہر زمانہ میں ایسے فدائی آگے آتے رہنے چاہئیں جو اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کریں اور پھر آخر دم تک اپنے اس عہد کو نبھا کر اسلام کی خدمت بجا لائیں۔ اس لحاظ سے جو شخص بھی خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ حضور علیہ السلام کی اس وصیت کو پورا کرنے کی عظیم الشان سعادت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

اس کے بعد مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب سکھر ناظم اعلیٰ علاقہ سندھ و بلوچستان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

بہت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی

دعا اور اس کی قبولیت

بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے قبولیت دعا کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات سے یہ واضح کرنے کے بعد کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور انہیں قبول فرماتا ہے۔ بتایا کہ مذہب کا مدار اس بات پر ہے کہ ہر ایک کا خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق قائم ہو جائے اسلام نے دعا اور اس کے فلسفہ کو پیش کر کے ہر مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق کو ممکن بنا دیا ہے اور اسکو ایسے مقام پر لا کھڑا کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمکلامی کا شرف حاصل کر سکے۔ اس ضمن میں آپ نے یہ امر بھی واضح کیا کہ دعا کرنا آسان نہیں ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے اوپر ایک موت وارد کرے۔ اس کی مزید وضاحت کے طور پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ پُر معارف ارشاد پڑھ کر سنایا کہ:-

"دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعا سے اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ)

آپ نے واضح فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل مسلمان اسلام کی ترقی سے یکسر مایوس ہو چکے تھے اور جب مایوسی طاری ہو جاتی ہے تو دعا کی توفیق سے بھی انسان محروم ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ دعا پر سے مسلمانوں کا اعتقاد اٹھ چکا تھا اور وہ کامیابی کے اس سرچشمہ سے یکسر محروم و بے نصیب ہو چکے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مبعوث ہو کر دعا کی اہمیت کو اس شد و مد کے ساتھ واضح کیا کہ دعا

پھر ایک زبردست طاقت تسلیم کیا جانے لگا۔ حضور علیہ السلام نے اسلام کی ترقی کے لئے دردمندانہ دعائیں کیں جو سب قبول ہوئیں علاوہ ازیں حضور علیہ السلام کے وجود کی برکت سے دعاؤں پر زندہ ایمان رکھنے والی اور اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کرنے والی ایک جماعت معرض وجود میں آ گئی یہ حضور علیہ السلام اور آپ کی قائم کردہ جماعت کی دعاؤں کا ہی ایک عظیم الشان ثمرہ ہے کہ اسلام انتہائی نکبت و ادبار کی حالت کو پہنچنے کے باوجود آج دنیا میں ترقی کر رہا ہے اور بڑی تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کر رہا ہے اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے علاوہ تحدیث نعمت کے طور پر قبولیت دعا کا اپنا بھی ایک ذاتی واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل دعا پر زندہ ایمان حاصل ہونے کا ہی یہ کرشمہ ہے کہ ہزاروں احمدی ایسے ہیں جنہوں نے خدا کے چہرے کو اپنے وجودوں میں جلوہ گر دیکھا ہے قبولیت دعا کے جو واقعات آپ نے مثال کے طور پر بیان فرمائے وہ سامعین کے لئے بہت ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے اور وہ فرط انبساط میں جھوم اٹھے حتیٰ کہ جب تقریر کے اختتام پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بلند آواز سے درود پڑھا تو روحانی کیف و سرور کے عالم میں جملہ سامعین نے بھی بے ساختہ بلند آواز سے درود پڑھنا شروع کر دیا بیک آواز درود پڑھنے کا یہ منظر بہت ایمان افروز اور روح پرور تھا۔

صحابہ حضرت مسیح موعود کے دل میں خدمت دین کی تڑپ :- تقریر ختم کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اعلان فرمایا کہ اجلاس کے بقیہ حصہ کی صدارت مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب آف سکھر ناظم اعلیٰ سابق سندھ و بلوچستان فرمائیں گے چنانچہ مکرم قریشی صاحب نے اسٹیج پر آ کر تا اختتام اجلاس صدارتی فرائض سرانجام دیئے آپ کی صدارت میں سب سے پہلے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور نے جو اب تک صدارت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے "صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں خدمت دین کی تڑپ" کے موضوع پر احباب سے خطاب فرمایا آپ کی تقریر ٹھوس حقائق اور واقعات اور اسلوب بیان کے لحاظ سے بہت ایمان افروز تھی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مامورانہ زندگی کے تین مختلف مرحلے بیان کرنے کے بعد بتایا صحابہ نے ان سب مراحل میں ہر چند کہ بعد میں آنے والا ہر مرحلہ پہلے مرحلہ سے زیادہ کٹھن اور صبر آزما تھا۔ دلی ذوق و شوق کے ساتھ خدمت و فدائیت کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ جو ہر لحاظ سے قابل رشک ہے صحابہ میں خدمت دین کا جذبہ اسی طرح موجزن تھا جس طرح مشک کے اندر خوشبو از خود موجود ہوتی ہے وہ اس طرح حضور علیہ السلام کے ساتھ رہے جس طرح سایہ جسم کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی جدا نہیں ہوتا وہ خدمت کے مواقع کی تلاش میں رہتے تھے اور ان کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ خدمت کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہ پائے قبل اس کے کہ حضور اپنی زبان سے ارشاد فرماتے وہ خود موقع دیکھ کر اس خدمت میں مصروف ہو جاتے جس کے حالات متقاضی ہوتے تقریر کے دوران میں آپ نے بتایا کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق و فدائیت کا یہ عالم تھا کہ جب حضور نے ۱۸۹۰ء کے آخر میں یہ دعویٰ فرمایا کہ وہ مسیح و مہدی جس کے سب منتظر ہیں میں ہی ہوں تو زبردست مخالفت چمک اٹھی حضور پر ایمان لانے والے گردن زدنی قرار دیئے گئے انہیں طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائی گئیں لیکن صحابہ کے اس پاک گروہ کے پائے ثبات میں ذرا بھر بھی لغزش نہ آئی بلکہ وہ خدمت میں اور زیادہ ترقی کرتے چلے گئے ان کا جذبۂ قربانی فزوں سے فزوں تر ہو گیا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ وہ لغزش دکھاتے انہوں نے حضور علیہ السلام کو سچا جان کر مانا تھا حضور کی صداقت ان کے دلوں میں گھر کر چکی تھی انہیں حضور کے دامن کے ساتھ وابستہ ہونے کے بعد اپنی کامیابی اور ظفرمندی کا کامل یقین حاصل ہو چکا تھا اس لئے بڑی سے بڑی مشکل اور مصیبت بھی انہیں ڈرا نہیں سکتی تھی وہ نہایت ہمت اور دلیری اور شجاعت کے ساتھ ہر مشکل اور مصیبت کا مقابلہ کرتے ہوئے خدمت کے میدان میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے گئے

مثال کے طور پر محترم شیخ صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دوسرے صحابہ رضی کے نہایت ایمان افروز واقعات بھی سنائے جو ان کے جذبۂ ایثار و قربانی اور خدمت و فدائیت کے آئینہ دار تھے آخر میں آپ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ صحابہ خدمت دین کا ایک نہایت ہی قابل رشک نمونہ ہمارے لئے قائم کر گئے ہیں انہوں نے عسر و یسر ہر حالت میں خدمت دین کا فریضہ ادا کیا اور کمال بے جگری سے ادا کیا وہ تعداد میں بہت تھوڑے تھے اور حالات انتہائی نامساعد کے باوجود فدائیت کے رنگ میں رنگین ہو کر خدمات بجا لاتے رہے اب ہم لاکھوں ہیں ان کا نمونہ ہمارے سامنے ہے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم خدمت کی وہی تڑپ وہی جوش اور وہی ولولہ اپنے اندر پیدا کریں جو ان میں موجزن تھا اس کے بغیر ہم اپنے فرائض سے کما حقہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے

آپ کی اس ایمان افروز تقریر کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب قائد عمومی نے "کلام محمود" میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک پرمعارف نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بنیان مرصوص :- بعد ازاں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری نے بنیان مرصوص کے موضوع پر ایک مبسوط مقالہ پڑھا جس میں آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں باہمی اخوت اور اتحاد و اتفاق کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی اس ضمن میں آپ نے مربوط اسلامی معاشرہ اور بے مثال اسلامی اخوت کے قیام کے لئے نظام خلافت کی اہمیت کو بھی بڑی عمدگی سے واضح فرمایا — آپ کی اس ٹھوس اور موثر تقریر کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب قائد عمومی نے "کلام محمود" میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک اور پرمعارف نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

صحت کو برقرار رکھنے کے اصول :- آخر میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے صحت برقرار رکھنے کے اصول بیان فرمائے آپ نے غذا اور ورزش اور صفائی کے متعلق طبی نقطۂ نگاہ سے بعض بہت مفید اور ضروری ہدایات اور ان کی پرحکمت تفصیلات پر روشنی ڈالی نیز مختلف بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر بعض نہایت ضروری احتیاطوں کی طرف بھی توجہ دلائی آپ کی تقریر بہت معلومات افزا اور دلچسپ تھی آپ نے آخر میں صحت کو برقرار رکھنے کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی پرزور تلقین فرمائی آپ نے فرمایا اگر ہم چاہتے ہیں کہ اگر ہماری صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہے اور ہم اسلام اور احمدیت اور مخلوق خدا کے لئے کارآمد وجود ثابت ہوں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم صحت کو بحال رکھنے کی ضروری ہدایات پر عمل پیرا ہوں اور جو تدابیر اس سلسلہ میں ضروری ہیں وہ اختیار کرتے ہوئے اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں کہ وہ اپنے خاص فضل سے ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے اور ہمیں وہ تمام باتیں اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن سے کہ صحت برقرار رکھنے میں مدد مل سکتی ہے کیونکہ ہمارے ارادے خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں اور ہماری کوششیں خواہ کتنی ہی مکمل کیوں نہ ہوں جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم ہمارے شامل حال نہ ہوگا ہم کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

تفریحی کھیلیں :- آپ کی اس اہم تقریر کے بعد اجتماع کا اجلاس پنجم ۵ بجے شام کے قریب اختتام پذیر ہو گیا۔

اس کے بعد ساڑھے پانچ بجے تک تفریحی کھیلیں ہوئیں اور انصار نے رسہ کشی اور والی بال کے فائنل مقابلوں میں بہت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

(باقی)

دعا مغفرت

میرے والد ماسٹر محمد علی صاحب اظہر جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور موصی تھے مورخہ یکم نومبر بروز جمعرات صبح ۲½ بجے بمقام راولپنڈی وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا اور مورخہ ۲ نومبر بعد از نماز جمعہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ازراہ شفقت ان کا جنازہ اپنی کوٹھی کے باہر پڑھایا اور جنازہ کو کندھا بھی دیا بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کے بعد مکرم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ نے دعا کرائی والد صاحب مرحوم کی عمر ۷۶ سال تھی بہت نیکی اور سادگی سے زندگی بسر کی تبلیغ کا بے حد شوق اور جوش تھا کسیبال ضلع جالندھر سے ہجرت کر کے قادیان میں آباد ہو گئے تھے اور قریباً ۲۲ سال تک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پڑھاتے رہے قادیان سے ہجرت کے بعد بقیہ عمر راولپنڈی اور ربوہ میں گزاری۔

مرحوم کے پسماندگان میں سے ایک بیوہ پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں صحابہ کرام، بزرگان سلسلہ و احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنی مغفرت سے اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

(قریشی سعید احمد اظہر "شاہد" مربی سلسلہ عالیہ اسلام آباد شیخوپورہ)

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر

الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاءاللہ امسال بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر روزنامہ الفضل کا ایک ضخیم دیدہ زیب باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

جماعت کے تمام اہل علم اور اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں ان کے لئے گنجائش نہ رہے۔

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

احباب جماعت حضور کے ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

نظارت تعلیم کے اعلانات

سٹی اینڈ گلڈس آف لنڈن انسٹی ٹیوٹ ٹکنالوجیکل امتحانات ۱۹۶۳ء: لاہور سنٹر میں بماہ مئی ۱۹۶۳ء فارمہائے درخواست (سلیبس مختلف امتحانات دفتر ڈائریکٹر انڈسٹریز (انڈسٹریل ٹریننگ ونگ) پونچھ ہاؤس ملتان روڈ لاہور سے لیں۔

بصورت امتحان میشن شاپ انجینئرنگ درخواستیں ۲۵/۱۲/۶۳ تک۔ (پ ٹ 28/1/62)

پاکستان انڈسٹریل ٹیکنیکل سنٹر میں خالی آسامیاں:- درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سندات 30/11/62 تک بنام ایم ایم فاروقی جنرل منیجر پاکستان انڈسٹریل ٹیکنیکل اسسٹنس سنٹر فیروز پور روڈ پی او آئی۔ 322 لاہور۔ (پ ٹ 28/11/62)

فل برائٹ گرانٹس برائے سال آئندہ:- پوسٹ گریجوایٹ تعلیم الیٹ دلسیٹ سنٹر ہوائی یونیورسٹی ۶۵-۱۹۶۴ء حسب اعلان یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن ان پاکستان (فل برائٹ فونڈیشن) وظائف برائے آرٹ ڈرامہ و میوزک۔ (پ ٹ 28/1/62)

ریلوے اپرنٹس ٹرین ایگزیمینرز پی ڈبلیو آر:- آسامیاں ۲۵۔ عرصہ ٹریننگ ۲ سال وظیفہ دوران ٹریننگ ۶۰-۵-۷۵ بطور ٹرین ایگزیمینر تقرری پر تنخواہ ۱۰۰-۵-۱۵۰ الاؤنسز علاوہ

شرائط: میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن عمر 30/11/62 کو ۱۶ تا ۱۹۔

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں بمعہ مصدقہ نقول سندات 30/11/62 تک بنام جنرل منیجر (پرسانل) پی ڈبلیو ریلوے ہیڈکوارٹرس آفس ایمپریس روڈ۔ لاہور (پ ٹ 29/1/62)

(ناظر تعلیم ربوہ)

گمشدہ اشیاء

مکرم محمد حسین شاہ صاحب ولد ڈاکٹر محمد جی احمد صاحب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر میانوالی کی درج ذیل اشیاء انصار اللہ کے اجتماع کے موقعہ پر گر گئی ہیں جن صاحب کو ملی ہوں وہ مندرجہ بالا پتہ پر اطلاع دیں:-

موٹی ململ کا سفید رومال جس میں پنشن کے کاغذات اور پانچ عدد کارڈ ہیں جوابی کارڈ پر محمد حسین صاحب کا مندرجہ بالا ایڈریس بھی لکھا ہوا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

نور کا جل استعمال کیا بینائی تیز ہوگئی

محترم ملک ولایت خان صاحب اڈیٹر تحریک جدید فرماتے ہیں:-

"میں نے حکیم مولوی خورشید احمد صاحب کا تیار کردہ نور کاجل استعمال کیا ہے میں آنکھوں کا پرانا مریض تھا اس سے مجھے غیر معمولی فائدہ ہوا ہے آنکھیں تھکاوٹ محسوس نہیں کرتیں اور بینائی بھی اچھی ہوگئی ہے"

قیمت سوا روپیہ - دس آنہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار - ربوہ

کیوریٹو CURATIVE

زکام - بخار گلے کی خرابی - انفلوئنزا - نمونیہ - سردرد - کان درد دانت درد اور اعصابی دورہ کا فوری مستقل اور بے ضرر علاج

قیمت فی پیکٹ (چار خوراک) ۳۰ پیسے

قیمت بڑی شیشی (۱۰۰ خوراک) 2/50 روپے

" چھوٹی " " (۱۲ ") ۵۰ پیسے

سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ ✗ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

GERMNOX

جراثیم کش، بدبو کو دور کرنے والا بہترین فینائل بازار کی ایک گیلن عام فینائل سے "جرم ناکس" کی ایک پونڈ کی بوتل زیادہ طاقت رکھتی ہے ہر قسم کی بیماریوں سے بچنے کے لئے یہ بہترین فینائل گھر کی صفائی کے لئے باقاعدہ استعمال کیجئے اپنے شہر کے دوکاندار سے چھ اونس اور پونڈ کی بوتل میں حاصل کیجئے

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ

ہمدم نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۸۳۲:- میں خواجہ عنایت اللہ ولد خواجہ نظام الدین مرحوم قوم لون (راجپوت) پیشہ ملازمت عمر پچاس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حال راولپنڈی ڈاکخانہ راولپنڈی ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۵/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ چھیاسی روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد: خواجہ عنایت اللہ مکان نمبر ۳۵۰/H کالج روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد: رشید احمد پسر عنایت اللہ صاحب (موصی) مکان نمبر ۳۵۰/H کالج روڈ راولپنڈی
گواہ شد: محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت راولپنڈی۔

نمبر ۱۶۸۲۵:- میں مرزا احمد سعید ولد مرزا محمد شریف صاحب قوم مغل پیشہ زمیندارہ عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پتوکی ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۳/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک مکان پختہ واقعہ رام گلی لاہور اس میں ہم تین بھائی حصہ دار ہیں جس کی قیمت ۱۵۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کا مالک میں ہوں۔ نیز اراضی سات ایکڑ نہری واقعہ بھائی کوٹ ضلع لاہور میں ہے۔ اس کی قیمت مبلغ ۴۰۰۰/- روپیہ ہے کل میزان ۹۰۰۰/- روپیہ ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت اس حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف مرزا محمد سلیم اختر مربی مقیم پتوکی۔ العبد: مرزا احمد سعید بقلم خود ولد مرزا محمد شریف پتوکی کی پرانی منڈی
گواہ شد: محمد شفیع ولد چوہدری رحمت علی جٹ سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ پتوکی
گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا حال پتوکی ضلع لاہور

نمبر ۱۶۸۳۳:- میں رحیم بی بی بیوہ غلام محمد مرحوم لوہار پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ہڈیارہ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اگست ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے مہر ایک ہزار روپیہ جو میں اپنے خاوند مرحوم سے بصورت مکان واقع ہڈیارہ مکان خام رقبہ ۱۵ مرلہ قیمت تقریباً ایک ہزار روپیہ وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ میرا کوئی زیور وغیرہ نہیں ہے۔ مکان ہی میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط۔ راقم الحروف صوبیدار حمید احمد صدر جماعت احمدیہ ہڈیارہ مورخہ ۶۲/۸/۸
الامۃ: مسمات رحیم بی بی بیوہ غلام محمد۔ گواہ شد: مستری ولی محمد ولد نواب الدین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ہڈیارہ بقلم خود۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا حال ہڈیارہ ضلع لاہور۔

نمبر ۱۶۸۳۴:- میں فاطمہ بیگم نومسلمہ زوجہ سراج الدین نومسلم قوم نومسلم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن چک ۳۶ جھنڈو کی ڈاکخانہ پتوکی ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۷/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو کہ میں خاوند سے بذریعہ مشین سلائی وصول کر چکی ہوں۔ جس کی قیمت اس وقت مبلغ تین صد روپیہ ہے اور سو روپیہ نقد میزان پانصد روپیہ جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائیداد کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط۔ راقم الحروف مرزا محمد سلیم اختر مربی مقیم پتوکی ضلع لاہور۔ الامۃ:- فاطمہ بیگم نومسلمہ زوجہ سراج الدین نومسلم چک ۳۶ جھنڈو حال پتوکی منڈی معرفت چوہدری اللہ دتہ صاحب پتوکی۔ ضلع لاہور نشان انگوٹھا۔
گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت حال پتوکی۔ ضلع لاہور۔ گواہ شد: مرزا محمد سلیم اختر مربی مقیم پتوکی ضلع لاہور

نمبر ۱۶۸۳۵:- میں مرزا محمد سلیم اختر ولد مرزا محمد حسین صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن فتح پور پتوکی منڈی ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲/۴/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان پختہ واقع فتح پور ضلع گجرات جس کی قیمت تقریباً ۲۰۰۰/- روپیہ ہوگی۔ اس مکان میں میرا تیسرا حصہ ہے ۶۶۶-۶۲ بنتا ہے۔ باقی حصص کی مالک میرے دو بھائی مرزا محمد لطیف اکبر مربی کوہاٹ اور مرزا محمد شفیق انور متعلم جامعہ احمدیہ ہے۔ میں اپنے حصہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد جائیداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت بذریعہ ملازمت اصلاح و ارشاد مبلغ ۱۲۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا فقط۔

راقم الحروف مرزا محمد سلیم اختر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ پتوکی ضلع لاہور ۶۲/۴/۱۲
العبد:- مرزا محمد سلیم اختر معرفت چوہدری محمد دین اینڈ کمپنی غلہ منڈی پتوکی ضلع لاہور
گواہ شد:- محمد صدیق ولد حاجی جان محمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ پتوکی۔ فضل ٹرانسپورٹ کمپنی پتوکی ضلع لاہور۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ حال پتوکی

صداقت احمدیت کے متعلق
تمام جہان کو چیلنج
کا دوڈانے پیر مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

دانتوں کا ہسپتال
یہاں پر بغیر درد کے دانت نکالے جاتے ہیں اور سونے چاندی کی کھوڑیں بھری جاتی ہیں۔ عمدہ جدید طریقہ سے مصنوعی دانت تیار کئے جاتے ہیں اور دانتوں کی صفائی کی جاتی ہے۔ بہترین منجن جو کہ دانتوں کا محافظ ہے ہر وقت مل سکتا ہے۔
شیخ سعادت محمود طارق ڈینٹسٹ غلہ منڈی ربوہ

الفضل میں
اشتہار دے کر اپنی تجارت
کو
فروغ دیں۔ (مینجر)

بھارت اور پاکستان کو اپنا سرحدی تنازعہ باہمی بات چیت کے ذریعہ پُرامن طور پر حل کرنا چاہیئے

"دونوں ملکوں میں کشیدہ تعلقات کی ذمہ داری بھارت پر عاید ہوتی ہے" (ایوب)

راولپنڈی ۶ر نومبر۔ صدر مملکت محمد ایوب نے کہا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ بھارت کو تیز رفتاری سے کثیر مقدار میں جو اسلحہ مہیا کر رہے ہیں اس سے چین اور بھارت کی آویزش نہ صرف طول پکڑ جائے گی بلکہ پھیل بھی جائے گی۔ اس کے علاوہ پاکستانیوں کی اس تشویش میں بھی اضافہ ہو گا کہ یہی اسلحہ پاکستان کے خلاف استعمال نہ کئے جا سکتے ہیں۔ صدر ایوب نے امید ظاہر کی کہ بھارت اور چین کی جھڑپیں زیادہ دنوں نہیں چلیں گی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو لڑائی بہت پہلے شروع ہو جاتی اکتوبر کا مہینہ ہمالیہ کے علاقہ میں لڑائی کے لئے مناسب نہیں، موسم سرما کی شدت اور برفباری کے ساتھ آہستہ آہستہ اس علاقہ میں ساری فوجی کارروائیاں بند ہو جائیں گی۔

صدر ایوب خان نے یہ بیان اپنے دفاعی اور خارجی امور کے مشیروں سے سہ روزہ بات چیت کے بعد دیا ہے۔ آپ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ چین اور بھارت کو اپنا سرحدی مسئلہ باہمی بات چیت کے ذریعے پرامن طور پر طے کر لینا چاہیئے۔ آپ نے کہا "پاکستان کی یہ پالیسی ہے کہ تمام ملکوں بالخصوص ہمسایہ ملکوں سے اس کے پرامن تعلقات ہوں۔ ہمیں افسوس ہے کہ بھارت کے ساتھ ہم ایسے تعلقات قائم نہیں کر سکے جو دونوں ملکوں کے لئے سودمند ہوتے لیکن اس کی ذمہ داری بھی بھارت پر عاید ہوتی ہے جس نے مسئلہ کشمیر کا کوئی باعزت اور منصفانہ حل قبول کرنے سے انکار کر دیا۔"

صدر مملکت نے بتایا کہ مجھے چین اور بھارت کی آویزش کے بارے میں امریکہ کے صدر کینیڈی برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے پیغامات موصول ہوئے ہیں ان کے جواب تیار کئے جا رہے ہیں اور عنقریب بھیج دئے جائیں گے۔ ان پیغامات کے جواب میں صورتِ حال کے بارے میں پاکستان کے نقطۂ نظر کی وضاحت کر دی جائے گی۔

صدر ایوب نے کہا کہ پاکستان کو اگرچہ چین اور بھارت کے مابین مسلح جھڑپوں پر تشویش ہے لیکن پاکستان کے خیال میں مخصوص موسمی حالات اور پہاڑی علاقہ میں ہونے کی وجہ سے جنگ محدود رہے گی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو دونوں ملک اسے کافی پہلے شروع کرتے۔ اکتوبر کا مہینہ لڑائی کے لئے سازگار نہیں کیونکہ موسمی حالات آہستہ آہستہ تمام فوجی کارروائیوں کو بند کرنے پر مجبور کر دیں گے۔

صدر ایوب نے مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر بھارت اس مسئلہ کو طے کرنے کی اہمیت کا اندازہ کرے تو اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ تنازعہ کشمیر کے باعث پاکستان اور بھارت دونوں اپنے وسائل فوجی تیاریوں پر ضائع کر رہے ہیں۔ دونوں ملکوں کو اپنے عوام کی حالت سدھارنے کے لئے ان وسائل کی اشد ضرورت ہے +

ضروری اعلان

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے "مینا بازار" کا انعقاد مورخہ ۷ر نومبر ۱۹۶۲ء بروز بدھ لجنہ اماء اللہ ہال میں ہو رہا ہے۔ اس موقع پر بچوں کی طرف سے تیار کی ہوئی اشیاء کی نمائش لگائی جائیگی اور خورد و نوش کا انتظام بھی ہو گا۔ خواتین سے درخواست ہے کہ وہ ۹ بجے صبح تشریف لا کر ننھے بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(ہیڈ مسٹرس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ ۲ر نومبر صفحہ ۶ پر "توسیع اشاعت الفضل میں حصہ لینے والے اصحاب" کے زیر عنوان جو فہرست شائع ہوئی ہے اس میں نمبر ۲۸ پر مکرم ملک بشیر احمد صاحب رحیم یار خاں کے نام کے آگے ایک خطبہ نمبر دکھایا گیا ہے جو درست نہیں ملک صاحب نے ایک صاحب کے نام روزنامہ الفضل سال بھر کے لئے جاری کرایا ہے احباب تصحیح فرما لیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ولادت

مکرم سید اکرم شاہ صاحب انفارمیشن آفیسر لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنے فضل سے مورخہ ۴ر نومبر ۶۲ء بروز اتوار فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے نیک صالح خادم دین اور بلند اقبال بنائے آمین +

جامعہ نصرت ربوہ کا بی اے سال دوم کا نتیجہ

جامعہ نصرت ربوہ کا بی اے سال دوم کا نتیجہ بفضل ایزدی نہایت حوصلہ افزا رہا ہے پاس کورس میں سولہ طالبات نے امتحان دیا جن میں سے پندرہ پاس ہوئیں اور ایک کا نتیجہ بعد میں نکلے گا۔ آنرز میں تین طالبات نے امتحان دیا جن میں سے دو کامیاب ہوئیں اور ایک نے کمپارٹمنٹ لی۔ نتیجہ درج ذیل ہے۔

بی اے سال دوم (آنرز)

(۱)	صادقہ رمضان	آنرز ان انگلش	۶۳۱	I کلاس
(۲)	وحیدہ سلطانہ	" "	۵۲۰	II "
(۳)	رضیہ فردوس	" حساب		کمپارٹمنٹ

بی۔ اے سال دوم پاس کورس

(۱)	امتہ الکریم	۵۳۱	II کلاس
(۲)	مبشرہ سلمیٰ	۵۱۴	"
(۳)	لئیقہ	۵۱۲	"
(۴)	شاہدہ خانم	۵۰۷	"
(۵)	سیدۃ الزہریٰ	۴۹۹	"
(۶)	صدیقہ بشریٰ	۴۸۶	"
(۷)	حامدۃ البشریٰ	۴۸۲	II کلاس
(۸)	نسیم اختر	۴۸۲	" "
(۹)	رشیدہ بیگم	۴۸۱	" "
(۱۰)	طاہرہ ثریا	۴۸۹	" "
(۱۱)	لئیقہ نزہت	۴۶۶	" "
(۱۲)	انور افتخار	۴۵۳	" "
(۱۳)	جمیل قدسیہ	۴۴۹	III کلاس
(۱۴)	سعیدہ بیگم	۴۲۹	" "
(۱۵)	سلیمہ قمر	۴۲۱	" "
(۱۶)	صادقہ قدسیہ	نتیجہ بعد میں	

سال رواں میں جامعہ نصرت کے نتائج اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے سابقہ روایات کی طرح شاندار لیکن پہلے سے کہیں بہتر ہیں۔ اس سال پاس کلاسوں نے امتحانات دئے جن کے نتائج کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

کلاس	تعداد	پاس	کمپارٹمنٹ	فیل	فرسٹ کلاس	نتیجہ فیصد
گیارھویں کلاس	۴۴	۳۹	-	۵	۷	۸۹%
بارھویں کلاس	۵۹	۵۵	۳	۱	۴	۹۳%
بی اے پارٹ I	۲۱	۱۹	۲	-	۵	۹۰%
بی اے پارٹ II پاس کورس	۱۶	۱۵	-	-	-	۹۴% ایک کا نتیجہ بعد میں
بی اے پارٹ II آنرز	۳	۲	۱	-	۱	

ان نتائج کو صدر نگران بورڈ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی تحسین کی نگاہوں سے دیکھا ہے۔ اور مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔

"یہ نتیجہ بہت خوشکن ہے۔ اور جامعہ نصرت کی پرنسپل صاحبہ اور عملہ مبارکباد کی مستحق ہیں اللھم زد فزد" والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ اس تعلیمی ادارہ کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے آمین۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

ربوہ ۳ر نومبر بروز ہفتہ ۳ بجے شام مکرمہ راشدہ خانم صاحبہ بنت مکرم و محترم قریشی محمد شفیع صاحب (مالک الکیمسٹس گولبازار ربوہ) کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ عزیزہ کا نکاح مکرم زاہد احمد خان صاحب منہاس ابن مکرم و محترم چوہدری منظر علی خان صاحب آف ملتان کے ساتھ مورخہ ۱۹ر مئی ۱۹۶۱ء کو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں بزرگان سلسلہ میں سے مکرم و محترم حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ۔ مکرم و محترم مولانا جلال الدین شمس اصلاح و ارشاد اور مکرم و محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے شرکت فرمائی۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے کی۔ بعدہ مکرم شمس صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے آمین۔ اس خوشی میں قریشی صاحب موصوف نے کسی مستحق کے لئے سال بھر کے لئے خطبہ جاری کر دیا ہے۔